

ایڈیشن نمبر ۲۲۹۶



ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۴ قادیان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ نمبر ۲۰

قادیان کے مذبح کے متعلق مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع

قادیان کی خبریں

(۱) گذشتہ اشاعت میں جو فاروق کو چند دنوں کی واسطے رفتا کے جائے کی تجویز شائع ہوئی تھی۔ بوجہ عدم گنجائش مصارف عمل میں نہیں آجاسکی۔ اور بجائے فاروق کے افضل کو جس کا سرمایہ ہر قسم کا خرچ برداشت کر سکتا ہے۔ ہفتہ میں دوبار سے نین بار کر دینا پسند کیا گیا ہے۔ یعنی دوبار مقررہ تاریخوں پر نکلیگا۔ اور تیسری مرتبہ ضمیمہ کی صورت میں شائع ہوا کرے گا۔ اور یہ تجویز صرف چند روز تک عملدرآمد میں رہے گی مستقل طور پر نہیں۔

(۲) قادیان کے آریوں ہاتھ کا کم چند وغیرہ نے باہر قرب و حوالہ کے مسلمانوں کو بہکانے کیلئے ہر الدین آتشبار کو جو سلسلہ احمدیہ کا رجسٹرڈ دشمن ہے ایجنٹ مقرر کیا ہے۔ جو ناواقف مسلمانوں کو کوئی اطمینان دینے کی بات بتا کر ان کے انگوٹھے ایک کاغذ پر لگوئے۔ جس کو اس غرض کیلئے پیش کیا جائے۔ کہ دیہات کے مسلمان قادیان کے مذبح کو پسند نہیں کرتے۔ اور اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اور قادیان میں بھی جو ان ہندوؤں کے مقروض یا گھری صفائی کے خاکروب ہیں ان سے انگوٹھے لگوئے جا رہے ہیں۔

(۳) قادیان کے امر ناتھ اور دھرت رام دو غیر معروف ہندوؤں کے نام سے صاحب ڈپٹی کمنر بہادر گورداسپور کے

۲۲ اگست ۱۹۲۹ء کو بعد نماز ظہر خاں بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں قادیان اور اس کے ساتھ کے دیہات کے علاوہ دریائے بیاس تک کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ بیچاس کے قریب دیہات کے نمائندے اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ بیٹ کے بعض دیہات کے نمائندے دریائے بیاس کی طغیانی کے سبب نہیں آ سکے۔ مگر انہوں نے اپنا دستخطی ٹوٹ بھیج دیا تھا۔ کہ وہ اس اجتماع کے فیصلہ کے ساتھ متفق ہیں۔ اس جلسہ کے پرینڈیٹ چودھری فتح محمد صاحب بیال تھے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر احکام و پرینڈیٹ لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے تقریر کر کے جلسہ کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ اور تقریروں کے بعد حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) ہم قادیان کے اس پاس کے بیچاس دیہات کے مسلمان نمائندے بالاتفاق اعلان کرتے ہیں۔ کہ قادیان کے مذبح کا مسئلہ صرف احمدیہ جماعت کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ یہ تمام مسلم قوم

کا مذہبی مسئلہ ہے۔ اور ہم یقیناً اسے اپنا جائز حق سمجھتے ہیں۔ جو ہم نے قانوناً حاصل کر لیا ہے۔ ہم اس میں کسی بیرونی مداخلت کو اپنے مذہبی و جائز حقوق پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ اور ان حقوق کا تحفظ ہمارا فرض ہے۔ اور ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر ممکن طریق سے ہمارے اس حق کا تحفظ کرے۔

(۲) ہم مسلمان جو احمدیہ جماعت سے تعلق نہیں رکھتے ہندو اخبارات کے اس شرمناک پروپیگنڈا کی کہ احمدیوں کے سوا باقی تمام مسلمان اس مذبح کے قیام کے خلاف ہیں۔ نہایت زور کے ساتھ تکذیب و تردید کرتے ہیں۔ یہ سفید جھوٹ اور ہمارے مذہبی احساسات کی توہین ہے۔

(۳) ہم صلیح گورداسپور کے حکام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اب تک تحفظ امن و نظام کے پیش نظر اسکی اس حق کی حفاظت کی ہے۔ اور ہمیں پوری امید ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی اسی طرح ہمارے اس جائز حق کے تحفظ کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔

ہم حکم صادر لائسنس دینے والے کے خلاف کٹر صاحب کے ہندو راہیل دار کی ہیں جس کی پیشی ۲۲ اگست کو بمقام گورداسپور ہے۔

انتخاب اخبارات

(۱)

بورس جیل کے بھوک ہڑتالیوں نے جو بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر بونجار میں مبتلا ہیں۔ ان میں سے سترہ اس اور سترہ شورما کی حالت بہت ہی نازک ہو چکی ہے۔ اور دونوں میں دور لگی ہوئی ہے۔ کہ کون پہلے مرتا ہے ان دونوں بھوک ہڑتالیوں کا بچنا اب ناممکنات میں سے ہو گیا ہے۔

لاہور کانگریس کے اجلاس کے لئے گورنمنٹ نے ڈین پارک جو دریا کے کنارے بیڑیوں والے پل کے نزدیک ہے کانگریس کے اجلاس کیلئے دنیا منظور کر لیا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ وہاں کے تمام درخت کٹوا دے گی۔

پنجاب گورنمنٹ کی ایک تازہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں چھ سو نئے اخبارات کے جاری کر نیکا ڈیکلریشن دیا گیا۔ ان چھ سو اخبارات میں سے ۵۰۰ رسائل و اخبارات کو بند ہو گئے ہیں۔ پنجاب میں گذشتہ سال ۱۵-۱۶ اگست پر زیر دفعہ ۱۵۳-الف مقدمات دائر کئے گئے۔

علاقہ گڑھ شکر میں نین بم بھینگے گئے ہیں۔ جن سے ایک ۹ اگست کو موضع جھنگیاں میں بھینکا گیا۔ اور دو ۱۰ ماہ اگست کو تھانہ گڑھ شکر میں بھینکے گئے۔ اس سے سوائے ایک ذیلدار کے رط کے کسی خفیہ زخم آئے۔ اور کوئی مزید نقصان نہیں ہوا۔ پولیس کو گرفتاریاں کر چکی ہے۔

سیٹل جھڑپ مقدمہ سازش لاہور کو ایک ماہ بعد قتل کر دینے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اور یہ ایک ماہ کی مدت اس وجہ سے دی گئی ہے کہ آپ ہندوستانی ہیں۔ اس جھڑپ میں گھسا ہے کہ سیٹل جھڑپ اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ ورنہ قتل کر دیے جائیں گے۔

۱۵ اگست۔ منچوریا کی مغربی بلندیوں پر روس اور چین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سخت اضطراب پھیل رہا ہے۔ تین سو بحری طیارے کے سپاہی اور دو طیارے اور جنگی کشتیاں بھیج دی گئی ہیں۔

لندن ۱۷ اگست۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دس ہزار روسی فوجیں متعدد مشین گنوں سے اور تین۔ بڑی بڑی توپوں کی معیت میں منچوریا کی دونوں اطراف سے سرحد کو عبور کر گئے ہیں۔ اور اب وہ آگے کی جانب بڑھ رہی ہیں۔

شنگھائی ۱۷ اگست۔ منچوریا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بوشو کی ایک رسالہ کی جماعت نے بوسات سو کی تعداد پر مشتمل ہے۔ توپ خانہ کی معیت میں چینی مشرقی ریلوے کے ایک مقام پر جو منچوئی سے ۲۲ میل جنوب غرب واقع ہے حملہ کر دیا۔ چنانچہ آٹھ چینی افسر اور دس غیر فوجی آدمی زخمی ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر محمد رفیع اور ملک فیروز خاں لون نے سر ذوالفقار علی خاں ممبرانڈین سائن کمیٹی کو تار ارسال کیا ہے۔ کہ جس میں ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے فیصلوں پر قائم رہیں۔ جن میں علیحدگی سندھ کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مونچے نے سر شکران مار چیئر مین انڈین سائن کمیٹی کو سندھ ذیل تار ارسال کیا ہے آپ کی کمیٹی نے مسلمان جمہور کی مرضی کے مطابق علیحدگی سندھ کو منظور کر لیا ہے۔ سندھ وہاں سبھا اس کے خلاف پروٹسٹ کرتی ہے۔ اور آپ نے جو ریفرنڈم پاس کیا ہے۔ اس کی تردید کرتی ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ نے اخبار اکالی میں ایک نوٹ کے دوران میں تجویز پیش کی ہے۔ کہ سکھوں کا ایک ڈیپوٹیشن انکلیڈ بھیجا جائے۔ جو ان کے حق میں پروپاگنڈا کر سکے۔ اگر دوسرہ کی رخصتوں میں ہونے والی لاش پور کی سکھ کانفرنس کے بعد ریڈیویشن بھیجا گیا۔ تو بالکل فضولی ثابت ہوگا۔

لارڈ ہیڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ولیم کنگسٹن لندن میں جدید مسجد کی تعمیر کے لئے سفید زمین کا ایک ٹکڑا خرید لیا گیا ہے۔ اس زمین کو لارڈ ہیڈ نے۔ آغا خاں اور سر عباس علی بیگ نے پسند کیا تھا۔ اس کا رقبہ پچاس ہزار مربع فٹ ہے۔ اور یہ ۲۸ ہزار پونڈ کے عوض میں خرید کی گئی ہے۔ اس تعمیر کے لئے نقشے طلب کئے جائیں گے اور ایک کمیٹی نقشوں کا انتخاب کرے گی۔ مسجد کی تعمیر پر ایک لاکھ پونڈ صرف ہونگے۔ لارڈ ہیڈ نے ۵۰ ہزار پونڈ فراہم کر چکے ہیں۔

مہاراجہ بڑودہ کی چھوٹی راجکاری لالت رانی نے لندن میں ایک دوکان کھولی ہے یہ دوکان لندن محلہ ویسٹ انڈین دو انگریز لیدیوں کی شرکت میں کھولی ہے۔ جس کا نام الیٹرن آرٹس لیڈر ہے اور جس میں ایشیا کی ساختہ اشیاء فروخت ہو کر بیگی۔ مقدمہ سازش لاہور کے ملزم سردار بھگت سنگھ اور دت کی حالت بہت نازک ہے۔ دل کی حرکت خدا معلوم کس وقت بند ہو جائے۔ انہوں نے بھی پانی پینا ترک کر دیا ہے۔ بھگت سنگھ اور دت کو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ۶۶ دن اور اس وغیرہ کو ۶۶ دن اور بابا سوہن سنگھ وغیرہ کو ۲۶ دن ہوئے ہیں۔

رام دلارے جو قتل سائڈز کے سلسلہ میں جھانسی سے گرفتار کیا گیا تھا سلطانی گواہ بن گیا ہے اور اس کو وعدہ معافی دیدیا گیا ہے۔

سٹر داس کے باپ کو حکام جیل نے تار دیا ہے۔ کہ داس کی حالت بہت نازک ہے۔ اور اس کے بھائی کو کہہ دیا ہے۔ کہ تم ہر وقت اس کے پاس رہو۔

سٹر داس کا جواب۔ میں نے گورنمنٹ کو ہمت دیدی ہے۔ اب مزید نہیں دوں گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انیمہ گراؤں اور نہ پانی پیوں گا۔ جتنا اہل ہو سکے مرجاؤں گا۔

سٹر داس نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ جب میں مرجاؤں۔ تو میری لاش پر بجائے رام رام کے انقلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۹ء

دیاندی مشن

ویدک مت کے لطائف

(۱)

ویدک مت کے مطابق عورت مرد کی تفریق بھی تفریق اعمال پر مبنی ہے۔ چنانچہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیا رتھ پرکاش اردو مترجمہ ہمتا رادھا کتن صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں وہ (روح) ہوا ٹوڑاک پانی یا جسم کے سوراخ کے ذریعہ دوسرے جسم میں پریشور کی پرینتا (حکم سے) داخل ہوتا ہے۔ جو داخل ہو کر آہستہ آہستہ ویرج میں جا کر حمل میں قائم ہو کر جسم قبول کر کے باہر آتا ہے۔ اگر عورت کے جسم میں نسل داخل کرنے کے لائق اعمال ہوں۔ تو عورت اور اگر مرد جسم قبول کرنے کے لائق اعمال ہوں۔ تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ انتہیٰ پس اگر ایک صدی تک عموماً اعمال حسنہ مرد یا عورت ہی کے پیدا ہونے لائق ہوں۔ تو یہ تفریق بھی کیسے ہوگی۔ سب مرد ہی ہوں گے یا سب عورتیں ایسی حالت میں نسل بنی آدم کس طرح چلی گی۔ اور دنیا کا کیا انتظام ہوگا؟

پس صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدک مت میں یہ تقاضا ہی نہیں۔ کہ سب لوگ وید کی ہدایتوں پر عمل کریں۔ حالانکہ دین الہی میں یہ تقاضا ضرور ہونا چاہیے۔ گو بعض لوگ بوجہ کوتاہ اندیشی یا غفلت وغیرہ کے اس پر عمل نہ کریں۔ مگر اس کے قواعد خود ایسے نہ

ہونے چاہئیں۔ کہ لوگ اس سے مجبوراً روکے جائیں۔ (۲) ایک اور لطیفہ سنئے۔ پنڈت دیانند صاحب رتھ پرکاش میں اور آریہ مسافر سیکرین جالندھر اپنے رسالہ آریہ سیکرین ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۳۴ وغیرہ میں اس طرح فلاسفی چبانتے ہیں۔ کہ جس طرح عہرہ کھیتی کا پیدا کرنا بہت کچھ کسان کی خاص تدابیر و احتیاطات پر منحصر ہوتا ہے۔ اسی طرح نالائق اولاد کا پیدا کرنا یا لائق اولاد پیدا کرنے کی تدابیر خاص ماں اور باپ کے اختیار میں ہے۔ اور وہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب والدین ہیشہ اپنے افعال اسی قسم کے رکھیں۔ جس قسم کی اولاد پیدا کرنے کی وہ خواہش رکھتے ہیں۔ اور ان کی خواہش کا اثر بہت کچھ گر بھادان سے لے کر اس وقت تک کہ بچہ شکم مادر سے برآمد نہیں ہوا۔ بچہ پڑتا ہے۔ اور عورت جس قسم کا دھیان کرتی ہے۔ اسی قسم کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی واسطے نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے عورت کی حفاظت کرنی چاہیے آریہ سیکرین ص ۱۰۔ ان آریوں کے مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نیک اور خواہش کے موافق طائفہ۔ اعلیٰ دماغ اولاد کا پیدا کرنا صرف ماں باپ کے اختیار میں ہے۔ اگر والدین چاہیں تو رشتہ منی۔ جوگی۔ رٹ کے رٹکیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ (آریہ مسافر سیکرین ص ۱۰) لیکن ستیا رتھ پرکاش کے تنازع کے باب میں بالکل اس کے برخلاف پنڈت دیانند جی نے فلاسفی کی اس طرح ٹانگ توڑ دی ہے۔ کہ اولاد کا بڑا یا بھلا یا بچ یا کامل یا اعضا وغیرہ ہونا صرف تنازع پر موقوف ہے۔ جس طرح انسان کے اعمال سابقہ ہوتے ہیں۔ ویسا ہی جنم ملتا رہتا ہے۔ خواہ لاکھ تدبیر کرے۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا

سوزن تدبیر گو لاکھوں سن سیتی ہے

جب نیکی زیادہ اور بدی کم تب دیوتا یعنی علماء کا جسم ملتا ہے۔ اور جب نیکی بدی برابر ہوتی ہے۔ تب عام آدمیوں کا جسم حاصل ہوتا ہے۔ اس میں بھی نیکی بدی کے اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ میں بھی اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ جسم وغیرہ کے آدمی ہوتے

ہیں۔ انتہیٰ۔ دیکھو ستیا رتھ پرکاش ص ۱۸) اب دیکھئے۔ ان دونوں حالات میں کس قدر تضاد ہے پہلے خیال کے رُو سے تو اولاد کا بڑا یا بھلا قوی یا ضعیف۔ کامل یا اعضا یا ناقص القوی ہونا صرف مانتا پتا کی تدابیر و احتیاطات پر منحصر ہے (جیسا کہ اہل اسلام بھی مانتے ہیں) اور دوسرے اعتقاد کی رُو سے مانتا پتا کی تدبیر و احتیاطات کو پیدا نش انسان میں ذرا بھی تعلق نہیں رہتا جیسے اعمال ہوتے ہیں۔ ویسا جنم مل رہتا ہے۔ پس یہ تمام امور خلاف قانون قدرت تنازع کے ماننے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ عقیدہ تنازع محض ایک بچوں کا افسانہ ہے۔ جس کو قانون قدرت کے ساتھ ذرا بھی تطابق نہیں۔

(۳) ایک اور عجوبہ سنئے۔ وید کے موافق ہوم میں گھی کا استعمال لازمی ہے۔ اور گھی کا پیدا ہونا صرف پاپوں کے طفیل ہے۔ اگر کوئی بیو گائے کا جنم نہ لے۔ تو گھی ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں ہوم کی رسم کیونکر ادا ہوگی۔ جس میں گھی کا استعمال لازمی ہے۔ ہاں بوجہ گھی نہ ہونے کے اس وقت جو دیانندی ہوں کرنے سے قاصر اور مجبور رہیں گے۔ تو پھر وہ گائے جنمیں نہ کر دیا نندوں کے ہوں ادا کرنے کا موجب ہو سکے ہیں۔ یا اللعجب۔ ان سب سے بڑھ کر قابل حیرت پنڈت دیانند جی کا وہ ارشاد ہے۔ جو ستیا رتھ پرکاش اردو کے صفحہ ۲۵۷ میں ہے۔ کہ ایشور نے چاروں وید دنیا کے ابتداء میں صرف انہی چاروں رشیوں راگنی۔ واپو۔ آدنیہ۔ انڈا پر اس لئے نازل فرمائے۔ کہ وہی چار حیووں سے زیادہ پوز آتا تھے۔ اور ان کے برابر اور اور نہیں تھے۔ اس لئے پاک علم کا نزول انہی پر ہوا۔ یعنی سابقہ کلیپ میں یہی چار اہام الہی کے قابل تھے۔ اسی وجہ سے ان پر وید نازل کئے گئے۔ پنڈت جی کے اس فرمان سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اگر سابقہ کلیپ میں کوئی بھی اہام ہونے کے قابل نہ نکلتا۔ تو کسی پر ویدوں کا نزول نہ ہوتا۔ بے ہدایتی رہتی۔ کیونکہ خدا بغیر استحقاق اعمال سابقہ تو کسی پر وید کا نزول نہیں کر سکتا تھا۔ پس ظاہر ہے۔ کہ سابقہ دنیا میں کوئی بھی قابل اہام نہ نکلتے۔ تو کسی پر وید نازل نہ ہوں گے اور ایسا ہی اگر اور بھی بے شمار اشخاص قابل اہام نکلتے آئیں۔

تو ان پر چاروں وید کے علاوہ اور بھی نازل ہوں گے۔ متفکر وایا اور علی اللہ باب

ہر شہر میں اسلامی بینک کی ضرورت ہے

ہندوستان کے مسلمان تجارت اور اقتصادی حالت میں اپنا وطن سے بہت پیچھے ہیں۔ اس کا ایک خاص سبب یہ ہے کہ مسلمانوں کے بینک اور بیمہ کمپنیاں بہت کم ہیں۔ جس شہر میں نکل جاؤ۔ ہندوؤں کے بینک اور بیمہ کمپنیوں کی بھرمار پاؤ گے اگر ہر شہر کے مسلمان ضروریات زمانہ سے آگاہ ہو کر مشترکہ سرمایہ سے اپنے اپنے شہر میں اسلامی بینک اور بیمہ کمپنیاں قائم کر کے ان کو دیانتداری اور کفایت شعاری سے چلائیں۔ تو ہندوؤں کے بینکوں سے مستغنی ہونے کے علاوہ مسلمانوں کو تجارت کے لئے ان بینکوں سے واجب سود پر روپیہ بھی مل سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں پس انداز کرنے کی عادت بھی رفتہ رفتہ ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کو ہندو بینکوں سے اپنا روپیہ نکالو لینا چاہیے۔ کیونکہ ہندو بینک تو مسلمانوں کو اپنے بینک کا اشتہار تک بھی نہیں دیتے۔ مثلاً پیپلز بینک میں چارم روپیہ مسلمانوں کا ہے۔ مگر وہ کسی مسلمان اخبار کو اپنا اشتہار دینا نہیں چاہتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اس سے بھی اسلامی تحریک کو کچھ فائدہ پہنچتا ہے۔ جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے نہیں پہنچانا چاہتے۔ مسلمانوں کے ہاں ایک مسلم بینک عرصہ سے لاہور میں کام کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس بینک کی ہر طرح امداد کریں۔ تاکہ وقت ضرورت وہ اس کے کام آسکے۔ ہر شہر میں بینک مذکور کی شاخیں قائم کی جائیں۔ ہندو بینکوں سے روپیہ نکلو اگر مسلم بینک میں جمع کرائیں۔ مسلم بینک لاہور نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہا ہے۔

خاندان کے ارکین کو بھی ایسے ذمہ دارانہ عہدے نہ سپرد کئے گئے۔ اگر ان تجاویز نے عملی صورت اختیار کی۔ تو ان تجربات کا نہایت دلچسپی سے انتظار کیا جائے گا۔

بلائٹ مسافروں کو ٹرین سے اتار انہیں چا سکتا

آلہ آباد کے ریلوے محکمہ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ حال میں کیا ہے۔ جس میں ایک مسافر کو بوٹکٹ کے بغیر ریلوے ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ ٹکٹ انیکٹ کرنے ٹرین سے نیچے اتار دینے کی کوشش کی محکمہ نے فیصلہ کیا۔ کہ ٹکٹ انیکٹ ریلوے کمپارٹمنٹ میں بلائٹ مسافر کو ہٹانے میں خلاف قانون فعل کیا۔ اور ایسا کرنے میں وہ اپنا فرض بطور ایک ریلوے ملازم کے پورا نہیں کئے۔ ریلوے ایکٹ کی دفعہ ۱۱۳۔ اس معاملہ میں بالکل صاف ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ اگر کوئی مسافر ٹکٹ کے بغیر سفر کرتا ہوا پایا جائے۔ اور وہ کرایہ دینے سے انکار کرے اور مطالبہ پر نادان نہ دے۔ تو کسی محکمہ کے پاس کرنے پر اس سے محکمہ رقم وصول کر کے دلا سکتا ہے۔ چنانچہ محکمہ نے یہ مقدمہ خارج کر دیا۔ البتہ مسافر نے ٹکٹ انیکٹ کو گائی دینے کا اقبال کر لیا۔ اس پر زیر دفعہ ۱۲ ریلوے ایکٹ مسافر مذکور پر امر جرنہ کر دیا۔ یہ عجیب قسم کا مقدمہ اپنی نوعیت کا ہے۔ اس کی اشاعت بینک میں نہایت کثرت سے ہونی چاہیے۔ تاکہ بینک کو قانون کے ہر نکتہ سے خوب آگاہی ہو جائے۔ ورنہ بعض ادنیٰ درجہ کے ریلوے ملازم غریب مسافروں کو بہت حیران کرتے ہیں۔ اور ریلوے کے احاطہ کے اندر اپنے آپ کو فرعون بے سامان سے کم نہیں سمجھتے۔ ریلوے بورڈ کو چاہیے۔ کہ ریلوے کے تمام قانون جو مسافروں سے تعلق رکھتے ہیں ملک کی دینی زبان میں طبع کر کے شائع کر دے۔

گورنمنٹ کو رٹینس شائع کرنا پڑیگا

سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے ۱۴ اگست کے ایڈیشن آفٹیکل میں لکھتا ہے۔ کہ اگر ہنگر اسٹرائک بھی تکڑی نہ کی گئی۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہونگے۔ کہ اس کا مقصد نہ صرف گورنمنٹ کو سیاسی طور پر پریشان کرنا ہے۔ بلکہ عام قانونی کارروائی کو بھی روکنا ہے۔ اگر واقعی یہی حالت ہے۔ تو پھر گورنمنٹ کو سوچنا پڑے گا۔ کہ کوئی کارروائی کی جائے۔ جس سے انصاف کے راستہ میں کوئی روکاوٹ نہ ہو ہم آؤنٹری کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور ہم تجارت دینے کے شدید ہیں۔ لیکن اگر عام قانون کے راستہ میں اس حد تک روکاوٹ حائل کی جائے۔ کہ وہ عملی طور پر شکست کھائے۔ تو گورنمنٹ کے پاس اور کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہو گا۔ اور اسے آرٹینس شائع کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے کوئی الزام گورنمنٹ پر عائد نہ ہو سکے گا۔

شہزادہ اعظم جاہ ولیعہد بہادر کو مدارالہام بنایا گیا

معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام تاجدار دکن کے دو صاحبزادے امور سلطنت میں حصہ لینے کے لئے ریاست کے مختلف محکمہ جات میں کچھ عرصہ سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ قدرتی طور پر دونوں شہزادوں کے مستقبل کے تعلق عجیب و غریب چمک بگم بگم ہو رہی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع جو شہزادے سے موصول ہوئی ہے یہ ہے۔ کہ اس معاملہ کے تعلق حضور نظام عالی مقام کی حکومت نے حکومت ہند سے گفت و شنید کی ہے۔ اس بار بھی نامہ و پیام سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ شہزادہ اعظم جاہ بہادر کو چارہ سرکش پرشام کے بعد وزیر اعظم مقرر کئے جانے کے تعلق سفارتش کی گئی ہے۔ دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ چھوٹے صاحبزادے کو خاص وزارت سپرد کی جائے۔ اس سے پیشتر حکمران

اچھوت اقوام کا ہندوؤں کے متعلق خیال

مقوڑے دن ہوئے کہ تمام پنجاب کے اچھوتوں

کی جالندھر میں ایک کانفرنس ہوئی تھی جس میں چھوٹوں کے لیڈروں کی جو تقریریں ہندوؤں کے متعلق ہوئیں۔ اس کے بعض حصے ناظرین فاروق اور آریہ اخبارات کی آگاہی کے واسطے سمعہ در جدید لاہور سے نقل کرتا ہوں۔

ہمیں ہندو لوگ جالندھر کے بدتر سمجھتے ہیں۔ پچھت ہری رام پردھان آدھرم سمجھا پٹھانکوٹ نے ہندو شاستروں کے حوالے دے کر بتلایا کہ جب تک یہ شاستر قائم رہیں گے۔ ہماری جاتی کو اسی طرح غلام بنائے رکھیں گے جیسے کہ ہم آج کل ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ گورنمنٹ کو مجبور کریں کہ وہ ان شاستروں کو قانوناً ضبط کر لے۔ جب تک یہ شاستر قائم رہیں گے ہمیں ہندو لوگ جالندھروں سے بدتر سمجھتے رہیں گے۔ سنت رام آزاد پر چارک آدھرم منڈل آف پنجاب جالندھر شہر نے اس کی تائید کی۔ اور فرمایا کہ میں نے اپنے دورہ میں بیلاوی علاقہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ آج کل آدھرمی اقوام کو ہندو راجپوت لوگ بہت ہی تنگ کر رہے ہیں۔ اور غریب آدھرمیوں کو محنت مزدوری بھی دینے سے انکاری ہیں۔ جب تک ہم لوگ آپس میں بلکہ ہندو اقوام کے برخلاف تنید گرا نہیں کرتے۔ تب تک یہ لوگ ہماری ایسی ہی دردناک کرتے رہیں گے۔ گورنمنٹ کو مجبور کر دو کہ وہ اپنی خدمات کا دروازہ آدھرمیوں کے لئے کھول دے۔ ہندوستان کو اس وقت تک سوراخ نہ دیا جائے۔ جب تک ہم لوگ ہندوستان کی دیگر قوموں کے برابر نہیں ہو جاتے۔

سوراجی اور کانگریسی لوگوں ہمیں بچنا چاہیے پرنسپلٹنگورام آدھرم منڈل آف پنجاب جالندھر شہر نے فرمایا کہ اس موقع پر پنجاب کی تمام اچھوت اقوام کو چاہیے کہ وہ آدھرمی کہلائیں اور سوراجی و کانگریسی دیگر ہندوستانی سوسائٹیوں کے لوگوں سے ہم آدھرمیوں کو بچنا چاہیے۔ یعنی کسی قسم کا حصہ نہ لینا چاہیے۔ کیونکہ یہ سوسائٹیاں گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتی ہیں۔ اور

ہم لوگوں کو دھوکہ میں پھنسا کر گورنمنٹ کے برخلاف کر کے اپنا آلو سیدھا کرنا چاہتی ہیں۔ جس سے ہماری اقوام کو بہت ہی نقصان ہوگا۔ ہمیں حکومت برطانیہ کے راج سے ہی تھوڑا بہت سکھ پراپت ہوا ہے۔ تاریخوں سے پتہ لگتا ہے کہ ہندوستان کی اقوام نے ہماری جاتی پر بہت ہی ظلم کئے ہیں۔ جو بیان سے باہر ہیں۔ اس لئے ہمیں حکومت برطانیہ سے وفادار رہنا چاہیے۔

آئندہ مردم شماری میں ہمیں ہندو نہ لکھا جائے یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ سے بزور اپیل کرتی ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں ہمیں ہندو مذہب میں شامل نہ کیا جائے۔ بلکہ آدھرمی لکھا جائے۔ کیونکہ ہمارا ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا سایہ پڑنے سے یہ لوگ ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہندو مذہب سے علیحدہ ہی رکھنا چاہیے اور ہماری تعداد کے مطابق ہمیں جداگاز حقوق دیئے جائیں۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ پنجاب سے بزور اپیل کرتی ہے۔ کہ کونسل کے آئندہ انتخاب میں ہم آدھرمیوں کو ضرور حصہ دیا جائے۔

ساہوکارہیل

جس صورت میں کہ یہ سودہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا ہے۔ اگر اسی صورت میں منتخب کمیٹی نے بھی اسے پاس کرنے کی سفارش کی تو پھر یہ قانون بنے یا نہ بنے اس کا پنجاب کی مصوم دیہاتی آبادی کو کچھ بھی فائدہ نہیں۔ ساہوکاروں جیسی عیاری قوم بھلا ان معمولی اور خفیف پابندیوں سے زمینداروں کا خون چوسنے سے کبھی ذرہ سکنی ہے۔ ہرگز نہیں تعجب ہے۔ کہ اس بے اثر بل کے متعلق بھی ہندو اخبارات نے شور مچا دیا کیا ہوا ہے۔ مگر ان لوگوں میں سب لائل پوری جہاں کی سی طینت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان میں انصاف پسند لوگ بھی موجود ہیں۔ چنانچہ جناب رادھا کشن صاحب عشاہ پوری کا ایک مضمون جو اخبارات میں شائع

ہوا ہے۔ ہم اس کا کچھ حصہ ناظرین فاروق کے لئے درج کرتے ہیں۔

”ہندوؤں کا بہت بڑا حصہ جس کی آبادی قریباً نوے فیصدی ہوئی۔ سودہ ہندو ساہوکاروں کے ہاتھوں سخت نالال ہیں۔ یوں تو بلاشبہ ساری کی ساری ہندو قوم سود خور ہے۔ مگر جس طرح سمندر میں بڑی مچھلیاں چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو نغمہ دین بناتی ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے ہندو سود خور ساہوکار عوام الناس کا خون چوس رہے ہیں۔ جس کا زندہ ثبوت ہے کہ عام لوگ اس قدر مفروض ہو چکے ہیں۔ کہ اگر کہنیا جائے۔ کہ ہندوؤں کے نصف حصہ پر اتنا قرض ہے جتنے کہ ان کے سروں پر ہال بھی نہیں ہیں۔ تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ عام ہندو بڑے ساہوکاروں سے آٹھ آنہ یا کم و بیش سینکڑہ ماہوار سود پر ادھار لیتے ہیں۔ اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے دیہاتی زمینداروں اور کاشتکاروں کو تین روپیہ دو آنہ سینکڑہ ماہوار سے لیکر چھ لاکھ کے حساب سے روپیہ قرض دیتے ہیں۔ حالات ناموافق ہو سکی وجہ سے زمیندار اس قدر بھاری سود دانی رقم کا ہر سال سود ادا کرتے ہوئے بھی زیادہ ذرا بار ہوئے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ پنجاب میں اس وقت تک ایک فیصدی زمیندار خصوصاً کاشتکار البتہ نہیں ہوگا۔ جو قرضدار نہ ہو اسی لئے پنجابی میں کہتے ہیں۔ کہ قرضہ ہل کی نوک پر عاشق ہے۔ یعنی ہر کاشتکار مفروض ہوتا ہے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ

اب ساہوکار لوگ ان زمینداروں اور غیر زمینداروں کو قرضہ دیتے ہیں۔ جو دو گنی مالیت کا زیور گروی رکھیں یا زمیندار اپنی زمین کسی معزز زمیندار کے ہاں دین کر کے تاکہ ساہوکارہ کی رقم محفوظ رہ جائے۔ سود شماری اور سود در سود گانے کا قاعدہ بالکل بے ایمانی پر مبنی ہے غرضمند غریبوں کو تشکیج میں گرفتار کرنے کے لئے تین سال کا سود پہلے شمار کر کے اصل زر کے ساتھ لکھوا لیا جاتا ہے۔ جس پر سود علیحدہ لکھا ہوتا ہے۔ سالی ڈیڑھ سال گزر جانے پر مفروض کو تنگ کیا جاتا ہے۔ اور پھر سود در سود شمار کر کے حساب کرایا جاتا ہے۔

یعنی اگر ایک غریب کو یکصد روپیہ کی احتیاج ہے تو مکہ روپیہ بیانح ایک سال یا بعض اوقات دود و اور تین تین سال کے سود ۸/۱۲ روپیہ کی رقم یکصد کے ساتھ لکھی ہوئی کل جملہ ۲۱۲/۸ روپیہ پر پیسہ روپیہ کے حساب سے ڈیڑھ سال کا سود ۳-۱۲-۵۹ روپیہ لگا کر نیا حساب ۲۷۲/۴ روپیہ کا لکھوا لیا جاتا ہے یعنی ایک سو روپیہ کی رقم ڈیڑھ سال میں ۳-۴-۲۷۲ روپیہ ہو جاتی ہے۔ چار پانچ سال کا ذکر ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک دفعہ ہندو پنچایت جمع ہوئی۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ معاملہ یہ تھا کہ ایک غریب ان پڑھ ہندو نے ایک اپنے ہی ہم قوم سود خور بھائی سے کسی وقت چار روپیہ میں ایک گدھا خرید کیا تھا۔ اس وقت ساہوکار اس غریب کے ذمہ ۳۴ روپیہ بقایا نکالتا تھا۔ وہ غریب سر بیٹا اور کہتا کہ میں دو صد روپیہ سے زیادہ جمع کر چکا ہوں۔ اس کے گھر کی مزدوری اور محنت مفت کرتا رہا ہوں۔ ابھی میرے ذمہ اس قدر بھاری رقم باقی ہے۔ پنچایت نے سلسلہ حساب طلب کیا۔ ساہوکار صاحب نے کہا۔ میری ہی گم ہو گئی ہے۔ جو پنچایت فیصلہ کر دے اسے منظور ہوگا۔ بڑی طول و طویل بحث کے بعد نئے سرے سے نئے روپیہ کی رقم حساب ۹ روپیہ ۸۰ پائے اور اس غریب کے نام درج کی گئی +

سود خوری کا مذموم پیشہ

اس سود خور جماعت کے ہاتھوں جہاں مسلمان تنگ ہیں۔ وہاں عام ہندو بھی اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور نہ دل سے چاہتے ہیں کہ ایسے نامعقول پیشہ کو پنجاب میں زیادہ دیر قائم نہ رہنے دیا جائے۔ اس لئے عوام ساہوکارہ بل کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس کے خلاف آواز بلند کرنے والے ہندو نہیں اور نہ ہی ہندوؤں کے مخلص دوست ہیں۔ لالہ رام سرن داس کی لال کیٹھی پر جمع ہونے والے انصاف پسند ہندو نہیں ہیں۔ اور نہ وہ ساہوکارہ بل کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس کے رو سے ایک پنجابی کے دل کو بھی نواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ناشائستہ حاصل ہوتی

ہے۔ ہندوؤں کے سب سے بڑے سہارہ اور درد خواہ بھائی پرمانند جی اپنی اخبار ہندو کے یکم جولائی کے پرچہ میں اپنی ذاتی رائے کا اظہار ساہوکارہ بل کے متعلق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ سود خوری کا پیشہ بہت بُر ہے۔ اور ہندوؤں کے متوسط طبقہ کو خواب اور بیکار کر رہا ہے۔ میں تو نہیں سمجھ سکتا کہ گورنمنٹ پنجاب ان سود خوروں سے کیوں دب جاتی ہے۔ اور انصاف کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے۔ یہ سب چال بازی ہیں۔ اور اپنی چال کیوں سے یہ پیشہ در سود خور تمام ہندو قوم کے نمائندے بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ عام ہندوؤں کا خون پوسیں اور پھر اپنے آپ کو ہندوؤں کے حقوق کا پاسدار سمجھتے رہیں۔ ہندو سرمایہ پرست اخبار بغیر اصلیت اور حقیقی حالات کے مطالعہ کے ساہوکارہ بل کی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور شور و آویلا کرتے ہیں۔ ان کا مطلب سود خوروں کو خوش کرنا ہے۔ اور انکی دوستی اور رسوخ سے اپنی اخبار کی بکری بڑھانی مطلوب ہوتی ہے۔

ہندو قوم کا کثیر حصہ قرضدار ہو رہا ہے۔ روزگار کے ذرائع محدود ہوتے جاتے ہیں۔ اصل پر سود پر سود بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ سود خوروں کے بدن موٹے ہو رہے ہیں۔ اور قلیل آمدنی اور زیادہ اخراجات والے کمزور۔ تعجب ہے کہ ہندوؤں کے رہنماء قلیل تعداد ہندوؤں کو موٹی تو ندول والا بنانے کے لئے ہندوؤں کی بربادی کے لئے کیوں تلے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ گورنمنٹ پنجاب حقیقت حال کو معلوم کر کے تمام رعایا کو سود خور پیشہ والوں کے ہاتھوں سے ساہوکارہ بل پاس کر کے نجات بخشنے گی (دور جدید)

ڈیرہ غازی نجاں میں سلاٹ تباہی

(ماروق کے خاص نامہ نگار سے)
ڈیرہ غازی نجاں میں تباہی ۲۸ جولائی ۳ بجے دوپہر کے بارش شروع ہوئی۔ اور رات کے ۴ بجے

ختم ہوئی۔ بارش ۱۶ بجے ہوئی۔ جس کی اس جگہ پر کبھی نظیر نہیں ملتی۔ مکانات بہت گر گئے۔ موضع گداہی۔ جھاؤنی۔ پاکال اور پورٹہ وغیرہ وغیرہ بالکل تباہ و برباد ہو گئے۔ ۳ سو کے قریب اشخاص پانی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ گھوٹے اور بکریوں کا تو کچھ شمار نہیں۔ ایک سیٹھ کا تین لاکھ کا نقصان ہو گیا۔ اور ایک کا تین ہزار کا۔ بہت سے آدمی جو پانی کی وجہ سے درختوں کے اوپر چڑھ گئے تھے۔ بعض تو گر کر مر گئے۔ اور بعضوں کے تو درخت ہی گر گئے۔ ان گاؤں کے سوا اور بھی کئی گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔ بہت سے لگاؤں تو ڈیرہ غازی نجاں کو بچانے کی خاطر تباہ کئے ہیں۔ ڈیرہ غازی نجاں کی بربادی کے متعلق بہت سی خبریں اور بھی ہیں۔ یہ بڑا دردناک منظر تھا جس وقت ہم ایسی بربادی کی خبریں سنتے تھے۔ تو دل دہل جاتا تھا۔ ایک عورت اپنے دو بچوں سمیت ایک درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ اس ایک بچہ گرا۔ وہ اس کو سنبھالنے کے لئے اس کی طرف لپکی۔ جس سے اس کا دوسرا بچہ بھی گر گیا۔ پھر اس نے آپ بھی چھلانگ لگائی۔ اور ہمیشہ کیلئے اس دار فانی سے رحلت کر گئی۔ ایک شخص جو اپنے ۶ بچوں سمیت ایک درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ درخت ہی گر گیا۔ اور وہ سب تباہ ہو گئے۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ڈیرہ غازی نجاں سے جھاؤنی جا رہا تھا۔ راستے میں پانی بیلکحت بہت سا چڑھ گیا۔ اور گھوڑا ڈبکیاں کھانے لگا۔ سوار نے گھوڑے کو تو چھوڑا۔ اور آپ ایک شہر پر چو پاس ہی کہیں بہتا جا رہا تھا تیر کر سوار ہو گیا۔ اور گھوڑے کو پانی کی نظر کر دیا۔ تین دن کے بعد مردہ گھوڑا ایک درخت کے ساتھ چھنا ہوا ملا۔

ڈیرہ غازی نجاں میں تباہی ۲۸ جولائی ۳ بجے دوپہر کے بارش شروع ہوئی۔ اور رات کے ۴ بجے

پیغامی شن

اہل پیغام کا اپنے صالح اقرار سے بیباکانہ انکار

عذر گناہ بدتر از گناہ

(۱۰۰)

۱۱ اگست کے پیغام میں اہل پیغام نے ایک ایسا صریح جھوٹ اور نامعقول عذر پیش کر کے اپنے ہم نواؤں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جس کے ازکاب کی جرأت کوئی ذیل سے ذیل انسان بھی نہیں کر سکتا بیشک صدہ و تعصب میں اگر ایک انسان بہتان اور افتراء کر دیتا ہے۔ مگر ایسا جھوٹ جس کی تلخی اس کے شائع ہونے سے پیشتر ہی کھل جانے کا احتمال ہو۔ کوئی انسان بھی خواہ اس کے دماغ میں کتنی ہی نھوڑی عقل اور ہوش و حواس کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہو جھوٹ ہوں۔ بولنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ ایک انسان پیغام صلح جیسے مذہبی پرچہ میں مضمون لکھنے بیٹھے اور ان تمام اوصاف سے بھلی عاری ہو جائے۔ جو ایک مضمون نویس اور مذہبی اہل ظلم کے لئے ضروری ہیں۔ چنانچہ وہ حوالہ جس میں جملہ جھوٹے بڑے اور موٹے پتلے اہل پیغام کی طرف سے اقرار صالح کیا تھا ۱۶ اکتوبر ۱۳۱۳ء کے پیغام میں یہ اعلان شائع ہوا تھا کہ:-

”ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی طور سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود مہدی مہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم دیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی یہ حوالہ کئی سال سے اہل پیغام حضرات کی خدمت والا میں متواتر پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا جواب سوائے لبوں پر ہر خاموشی کے آج تک ان حضرات کی طرف سے کوئی نہیں بن پڑا۔ اور اسی مصلحت امیز خاموشی میں ہی انہوں نے اپنی خلاصی سمجھی۔ مگر اب عرصہ دراز کے بعد ان کے کسی نادان دوست نے پیغام کو یہ جواب بواب سمجھایا۔ کہ اس حوالہ کا سرے سے انکار ہی کر دو اور لکھ دو۔ چونکہ:-

”پیغام صلح بولائی ۱۹۱۳ء میں جاری ہوا۔ اس وقت سے لے کر آخر اکتوبر ۱۹۱۳ء تک اسکی عنوان ادارت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آباد کے ہاتھ میں رہی۔ ماسٹر صاحب موصوف جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا میاں محمود احمد صاحب کے ہتھیال تھے۔ اور اسی لئے انہوں نے حوالہ بالا نوٹ (یا اقرار صالح عام اعلان) جو ہم کے صیغہ جمع سے شروع ہوتا ہے نوٹ کے لفظ سے تعبیر کرنا پیغامی دیانت و امانت پر کافی دال ہی ۱۶ اکتوبر ۱۳۱۳ء کے پیغام صلح میں خود بخود لکھ دیا۔ جس کے شائع ہونے پر انہیں ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس دیدیا گیا۔ اور وہ آخر اکتوبر میں علیحدہ ہو کر قادیان تشریف لے گئے“

ناظرین کرام! مجھے اس عذر رنگ کے تار و پود بکھیرنے کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ اگر اس تاریخ کے بعد پیغام کے ساتھ کسی نہ کسی صورت سے تعلق نہ لکھنے والے ہم کی طرف سے مفصل یا مختصر اشارہ یا کنایت اس اعلان کی تردید میں کوئی اعلان شائع شدہ دکھا دیا جاتا۔ کہ وہ اعلان جس میں حضرت مرزا صاحب کو نبی یا رسول اور نجات دہندہ مانا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ کہ مرزا صاحب پر ایمان لائے بغیر نجات نہی

نہیں مل سکتی۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ اور ایک شخصی نوٹ ہے۔ ہم پیغام والوں کا اس نوٹ سے نہ ہی اتفاق ہے۔ اور نہ ہی ہماری طرف اس کو منسوب کیا جاوے۔

مگر ظاہر ہے۔ کہ پیغامی برادران آج تک اس قسم کا یا اس کے لگ بھگ ایک حوالہ بھی بطور صفائی کے گواہ کے پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ ہاں اگر کوئی صفائی کا گواہ اب پیش کیا۔ تو یہ کہ ان کے ملازم ماسٹر احمد حسین صاحب جیسے کمزور اور حلیم النفس انسان نے دین کو پیغامی حضرات نے محض دکھانے کے دانت کے طور پر صدقہ کا بکرا بنا کر رکھا ہوا تھا (از خود اتنی بڑی جرأت کی۔ کہ جھوٹ موٹ ایک باقرار صالح اعلان کی عبارت ان اکابرین کرام کی طرف سے دن دھاڑے پیغام بلڈنگ میں بیٹھ کر پیغام صلح جیسے سرکاری گڑ میں شائع کر دی۔ فرید آبادی مرحوم کے واقفکار لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ مرحوم بالکل بھڑکتے تھے۔ بھلا ایک بھڑکتے بھڑکیوں کے ہجوم میں کھڑی ہو کر آواز نکالنے کی بھی جرأت کر سکتی ہے۔ چہ جائیکہ بھڑکیوں کی کچلیاں توڑنے کے درپے ہو۔)

اس خیال است و محال است جنوں

ہیں ان کا یہ عذر رنگ

عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

کا مصداق ہے۔ اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ اس حوالہ کا پیغامی برادران کے پاس کوئی جواب نہیں دے نہ اگر یہ سچ ہے۔ کہ مرحوم فرید آبادی نے از خود یہ اعلان بدول اطلاع و ارشاد اکابرین پیغام افتراء کے طور پر شائع کیا ہے۔ تو میرے اطمینان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ خاں صاحب منظور الہی صاحب۔ اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت مولوی غلام حسن صاحب کی طرف سے اسی قسم کا حلفیہ بیان شائع فرماویں۔ کہ اس اعلان ۱۳۱۳ء اکتوبر ۱۹۱۳ء میں ہم کے لفظ میں ہمارے اکابرین شامل نہ تھے۔

بھلا صاحب! یہ تو بتلائیے کہ مرحوم نے
تو شرارت اور فریب سے ایک مرتبہ از خود آپ
صحابان کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو نبی و رسول
نجات دہندہ و مجتہد کے عقیدہ کا اعلان کیا -
اس لئے وہ گردن زدنی تھا۔ سو آپ کی عالی حوصلہ
گورنمنٹ نے بیگم بیٹی دو گوش باہر کر دیا۔ مگر آپ کے
آئینہ ایہ اللہ نے بارہ تیرہ برس تک مسلسل ایسی جرم

ہم خدا کو شہادہ کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ
ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (آج
کل مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھا جاتا ہے)
کے خادین اولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں
میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے (ایک تانہ
یہ بھی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی معیت پر فخر
کر کے حلیہ بیان دیتے تھے۔ اور اب یہ وقت
ہے کہ اس کا نام بھی سہم قائل ہے۔ البیاداً
باللہ) ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود

دیکھئے۔ وہی ہم کا سنگین لفظ یہاں بھی موجود ہے
اس کی مزید تشریح اور تصدیق میں ہم پیغام صلح
کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھنے والوں نے ۱۳ اکتوبر کو
حلفیہ بیان شائع کیا ہے۔ جو مفہوم کے لحاظ سے
اور ضروری الفاظ کے لحاظ سے بالکل مترادف ہے
پس ثابت ہوا کہ پیغام کا یہ لکھنا کہ اس از تکاب جرم
کی بناء پر اس کو علیحدہ کیا گیا۔ صداقت سے اسی
طرح عاری ہے۔ جس طرح ایک انسان احمدیت سے
عاری ہو۔ پس جب تک پیغام ۱۳ اکتوبر یا ۱۷ ستمبر
کے حلفیہ اعلانات کے متعلق کوئی تردید اعلان نہ دکھا
دے۔ تب تک بہ سنگ گراں ان کی چھاتی پر بدستور
قائم و دائم ہے اور رہے گا۔ سوائے ایک طرح کے
کہ یا تو حضرت مولوی محمد علی صاحب کی طرح در بطن
شاعر والے لا اور غیر جیسے ابلہ فریب الفاظ سے
اپنے ہوا خواہوں کا گھر پورا کریں۔ یا ان کے خسر
صاحب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اصول کے
ما تحت کہ پیر سے اختلاف رکھنا جائز ہے۔ یا تبدیلی
عقائد جائز ہے۔ اپنا پیچھا چھڑاویں۔ کہو کون سی
صورت پسند ہے۔ (باقی پھر عند الضرورت انشاء اللہ)

(دیرینہ غلام فخر الدین ملتانی) ۱۲/۶/۹۵

لطیفہ

ایک ناشتک (منکر خدا) کسی پادری سے ملنے گیا۔ شام
کا وقت تھا۔ کمرے میں لمپ جل رہا تھا۔ ناشتک نے کہا۔
پادری صاحب ذرا پانی منگوائیے۔ پادری صاحب نے جواب
دیا یہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔
ناشتک۔ تو لمپ کس نے جلایا ہے؟
پادری۔ کسی نے نہیں جلایا۔ خود بخود جل گیا ہے۔
ناشتک۔ یہ تو ناممکن ہے۔ لمپ جلائے کیسے کسی نہ کسی۔

غیر احمدی مشن

پیشگوئی محمدی بیگم کا آسان حل

(پیڑ)

یہ سنت اللہ ہے۔ کہ سختی کی شدید مخالفت ہوتی ہے۔ اسی امر کی طرف آیت تو زہم از آرہائی کرتی ہے۔ آج جب کہ مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ اور دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بڑے بڑے عظیم الشان نشان دکھائے۔ تو لوگوں نے حسد و عناد سے کام لیتے ہوئے نکتہ چینی شروع کر دی۔ اور نادانی اور علمی سے خدا کی طاقت پر ہاتھ مارا۔ افسوس۔ مگر بوجہ مثل مشہور کیا پدی اور کیا پدی کا شور با خدا کے کام کو ذرہ بھر نقصان نہ پہنچا۔ اور یہ ذلیل ہو گئے۔ وصاروا علی ما فتلوا فی انفسہم ند مبین۔ انہوں نے رسول برحق کی عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر اعتراض کیا۔ اور ایسا اعتراض کیا۔ جس کی قطعاً کوئی بنیاد نہ تھی۔ اور وہ از سر تا پا ملحدہ بطلان تھا۔ وہ کیا ہے؟ محمدی بیگم والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ وہ میرے نکاح میں آئیں گی اور ایسا نہیں ہوا۔

پیشگوئی کی بنیاد اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اس پیشگوئی کی بنیاد کو معلوم کریں۔ اگر اس پیشگوئی کی بناء کا علم ہو جاوے۔ تو پھر اس مسئلہ کا حل چند کلموں میں ہو سکتا ہے۔

اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام انتہارات متعلقہ پیشگوئی ہذا شروع سے لیکر آخر تک مطالعہ کر جائیے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس پیشگوئی کے کیا جانے کی کیا وجہ ہے؟ چنانچہ پہلے آپ اس اشتہار کو ملاحظہ فرمائیے۔ جو حضور نے اس پیشگوئی کے اظہار کے لئے مقام ہونیہ رپور میں

میں لکھا۔ اس کے بعد اس کشف یا انتہا لیس آتہ تو بی تو بی فان الملاء علی اعقبائ کو جو اسکی تفصیل ہے۔ پھر اس کے بعد اہام "کذبوا یا بایاتی وکانوا یما مستہزئین فسبکفیکم اللہ" ویردھا المیلک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یوید۔ یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور ان سے ہنسی اور ٹھٹھا کیا۔ اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے۔ اور انہوں نے توبہ نہ کی۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے مقابلہ میں ان کو ہلاک کر دے گا۔ اور پھر اس کے بعد اس عورت کو تیری طرف لٹا دیا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ہیں جو بدل نہیں سکتے۔ اور اللہ جو چاہے کر لیتا ہے۔ اس مختصر بیان سے معلوم ہو گیا۔ کہ یہ پیشگوئی محض ان لوگوں کی تنبیہ اور زجر کے لئے کی گئی دس۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول سے تمسخر کرتے۔ ان کے احکام کو استخفاف و حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ مختلف بدیوں میں مبتلا تھے۔ اور اس کے مامور کو گالیاں دیتے اور سخت بے حیائی سے کام لیتے۔ جب اس کی حد ہو گئی۔ اور یہ لوگ حد تجاوز کر گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر یہ باز آگئے تو ہرگز نہ فسبکفیکم اللہ کو جلد کذبوا یا بایاتی وکانوا یما مستہزئین کے بعد لا کر اور اس کے ابتدا میں حرف فاء لگا کر یہ بتایا۔ کہ عذاب نکذیب اور عذابان ہی کی وجہ سے نازل ہوگا۔ نہ کہ کسی اور وجہ سے؟ پس یہ اسی حالت پر قائم رہے تو ہلاک کئے جائیں گے۔ اور محمدی بیگم تیرے نکاح میں آئیں گی۔ اس سے پتہ چل گیا۔ کہ

پیشگوئی کا وقوع محمدی بیگم کا نکاح ان نکذیب پر عذاب آنے اور ان کے

ہلاک ہونے پر موقوف تھا۔ اور ان پر عذاب و ہلاکت کا وارد ہونا تعدی اور نکذیب و استہزاء پر موقوف تھا۔ پس جب ان پر اس پیشگوئی کا کسی قدر اثر نہ ہوا۔ تو خدا کی غیرت بھی کسی قدر جوش میں آئی۔ جس سے محمدی بیگم کا والد اور دو چوچھیا

اور ایک دادی ہلاک ہوئے۔ اور یہی لوگ مکذبین و مستہزئین کے سرکردہ تھے۔ ان کی ہلاکت کو دیکھتے ہی باقی تمام پر رعب چھا گیا۔ خدا سے توبہ کھانے لگے۔ نمازیں پڑھنی اور روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ آہ و زاری کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ دعا کثرت سے ہونے لگی۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب صیحوں نے لکھا کہ میں مرزا صاحب کو شریف النفس اور بزرگ اور خدا رسیدہ انسان سمجھتا ہوں۔ پس کیا تھا؟ تو اب و رحیم خدا نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق ان کی اس آہ و زاری اور تضرع اور اتہمال کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھا۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ کہ یہ ایک بہانہ تراشا گیا ہے کہ ان لوگوں نے اپنی روش میں تبدیلی پیدا کی ہے تو حضور نے اس کے جواب میں ایک اعلان شائع فرمایا۔ کہ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ یہ ایک بہانہ ہے تو فیصلہ آسان ہے۔ سلطان احمد کو کہو کہ نکذیب کا اشتہار دے۔ اور قدرت الہی کا تماشا دیکھے۔ پھر تم بھی اس کے لئے بچاؤ کی تدابیر کر کے دیکھ لینا۔ یہ بات چونکہ سچی تھی۔ اس لئے اس کا جواب کسی نے کیا دینا تھا۔ تمام دم بخود ہو گئے۔ ہاں محض شور و شر کرنے کی خاطر یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہر حال پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ مگر طالب حق سوچے۔ کہ جب بنیاد ہی اکھڑ گئی۔ تو پیشگوئی کے پورا ہونے میں کیا شبہ باقی رہ گیا؟ تعدی و نکذیب کو انہوں نے ترک کر دیا۔ تو ان سے عذاب ٹل گیا۔ جب وہ ہلاک نہ ہوئے (اور یہی نکاح کی شرط تھی) تو نکاح کا جو شرط تھا، کیسے ہوتا؟

ایک سوال اب ایک شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ وہ یہ کہ خدا کی بات نہ تو بھلتی اور نہ

بدلتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا لا یبدل القول لدی اور ان اللہ لا یخلف المیجاد کہ خدائی بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔

پہلا جواب اس کا یہ ہے۔ کہ جملہ شرطیں ہیں

جزا کا پورا ہونا شرط کے پورا ہونے پر موقوف ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اذافات الشرط فوات المشروط۔ کہ جب شرط فوت ہو جائے تو مشروط کا فوات خود بخود اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ مثلاً کوئی آقا کہتا ہے۔ کہ اگر میرا خادم آج ظہر سے پہلے پہلے نہ آیا (یہ شرط ہے) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ (یہ جزا ہے) اب اگر خادم ظہر سے پہلے پہلے آ جاتا ہے۔ تو آقا اس کو ہرگز ہرگز سزا نہیں دیگا۔ کیونکہ جو اس نے شرط دار کو وہ ظہر سے پہلے پہلے نہ آیا، لگائی تھی۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ خادم ظہر سے پہلے ہی آگیا۔ پس باوجود اس کے کہ وہ اس کو سزا نہیں دیگا۔ اس کو جھوٹا اور مخلف الاعد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ اس کو جھوٹا قرار دینے والے کو ہی موقوف تصویب کیا جاوے گا۔ کیونکہ وہ وجہ جو خادم کو سزا کا مستوجب بنانے کا سبب تھی۔ وہ زائل ہوگئی۔ اسی طرح یہ پیشگوئی بھی مشروط تھی۔ کہ اگر انہوں نے تعدی اور تکذیب پر اصرار کیا۔ تو بالضرور یہ ہلاک ہو جائیں گے اور جب یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ تو محمدی بیگم نکاح میں آدیتیگی۔ مگر انہوں نے تکذیب اور تعدی کی راہ چھوڑ دی (اور یہی شرط تھی) اور نکاح ہوا (جو اس کا مشروط تھا) پس نہ تو اس سے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور نہ مخلف الاعد۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ تحقیق یہ خود ایسات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ کریم شخص کے وعید میں مشیت ربیعی چاہے تو اس کام کو کرے اور چاہے نہ کرے (مردی ہے۔ بچانچہ ملاحظہ ہو نبیانی ص ۱۰۱) ان الکیم اذا خبر بالوعید فانكافى بشانه ان بنی اخبار علی مشیة وان لم یصحح بذلك بخلاف الیوم فکا کذب وکتابہیں۔ یعنی کریم شخص جب وعید کی خبر دے تو اس کے شایان شان یہ امر ہے۔ کہ وہ اس کی بنا اپنی مشیت پر رکھے۔ اگرچہ اس کی تصریح نہ کرے۔ رہا وعدہ میں مشیت پر مبنی رکھنا جائز نہیں، پس اس سے نہ تو کذب لازم آتا ہے۔ اور نہ ہی تبدیلی قول پھر اسی کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ ان الکیم اذا

مولانا :- جواب :- جو مطالبات ہم نے ”ہندو لیڈروں کے سامنے“ پیش کئے ہیں۔ اگر وہ منظور کر لئے گئے۔ تو فائدہ ہے۔

چوہدری صاحب :- ہمیں علم نہیں کہ آپ کے مطالبات کیا ہیں۔ اور کس اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔

اس سوال کا جواب تو مولانا نے کچھ بھی نہ دیا۔ لیکن فرمایا کہ بننا بنانا تو کچھ بھی نہیں۔ یہ محض درد سری ہے۔ اب ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا جلسہ میں تو فرماتے ہیں کہ سندھ میں ہندوؤں کی حکومت ہوگی۔ اور تم بھیک مانگتے پھر گئے۔ اور پرائیویٹ طور پر یہ فرماتے ہیں کہ یہ محض درد سری ہے۔ بننا بنانا کچھ نہیں۔ اس طرح مولانا پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ کہ باقی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ کیا نہرورپورٹ کے حامی مسلمان اپنے آقا کی اس گنگا جمنی پالیسی سے کچھ نصیحت حاصل کریں گے۔

(شیخ فضل الرحمن احمد ٹھیکہ دار جھڑ۔ ملتان چھاؤنی)

سیاہ مشہور سنائی

جو خدا کے فضل سے اپنی خوبی میں بے نظیر ہے اور جملہ امراض چشم دھند۔ جالا۔ غبار۔ خارش۔ پانی گرنا۔ سرخی۔ ضعف بصر۔ پڑوال۔ نگہ۔ پھولا اور ابتدائی موتیا و تاریکی چشم وغیرہ کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نوٹہ کے لئے ۳۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

طلسمی پوڈر۔ بال اڑانے کا نہایت بے ضرر پوڈر فی پیکٹ ۴ روٹہ کے واسطے ۳۲ کے ٹکٹ بھیجیں۔ علاوہ ازیں شیشی و کتب ہر قسم بارعایت طلب فرمائیں۔

المشتہ

فتی محمد عبداللہ چلواری نظامی احمدی سوداگر

شیشی پوڈر۔ کتب اچھوڑ ریاست جہوں پنجا

تھا۔ ایک باخیا نہ اسپرٹ مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کر کے ہندوؤں کی غلامی کا طوق اٹکی گردنوں میں پہنانا مقصود تھا (یعنی نہرورپورٹ اور کانگرس کا منوانا) جس کے لئے عجیب عجیب چالوں سے کام لیا گیا۔ مثلاً کانگرس کے اس مقصد یعنی سودیشی پر چار کرنے کے لئے مسلمانوں کو اس طرح اشتعال دلایا گیا۔ کہ دیکھو ہندوستان میں جو شدھی ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ تمہارا کھدر نہ پننا ہے۔ کیونکہ نورپور تمام بیکار ہو ہو کر شدھ ہوتے جاتے ہیں۔ آپ نے زور دیا۔ کہ اگر تم شدھی کو بند کرنا چاہتے ہو۔

تو کھدر پہنو۔ نیز ہندوؤں کے قرضے مسلمانوں کے ذمہ ہو واجب الادا ہیں۔ ان کو صرف اس لئے بھیک شکل میں بیان کیا گیا۔ کہ جس سے مسلمان خائف ہو کر نہرورپورٹ کو تسلیم کر لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندوؤں لیڈروں کے اخلاق اور چال چلن کی ایسی تعریف کی۔ گویا فرشتے ہیں۔ پانکیوں کا مجسمہ بتاتے ہوئے مسلمانوں کو اتحاد اور اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔ کہ تم سب متفق ہو کر اپنی ہمسایہ قوم (یعنی ہندوؤں) سے ملکر حکومت کا حال جو تم پر پڑا ہوا ہے۔ اس کو لے کر اڑ جاؤ۔ یاد رکھو۔ اگر تم ہندوؤں کے ساتھ شامل نہ ہوئے تو سندھ میں ہندوؤں کی ہندوستان پر حکومت ہوگی۔ اور تم ان لیڈروں کے دروازوں پر بھیک مانگتے نظر آؤ گے۔ حالانکہ اس سے دوہن گھنٹہ پیشتر چوہدری نجل حسین صاحب رئیس چھاؤنی سے ایک مکالمہ ہو چکا تھا۔ یہ چوہدری صاحب وہی صاحب ہیں جن کو بوقت جلسہ صدارت کے لئے بھی کہا گیا تھا۔ لیکن آپ نے یہ سمجھتے ہوئے صدارت سے انکار کر دیا۔ کہ آپ کی تقریر ہمیشہ پولٹیکل ہوتی ہے وعظ کا محض بہانہ ہوتا ہے۔ مکالمہ حسب ذیل ہے۔

چوہدری صاحب :- سوال :- مولانا نہرورپورٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آیا مسلمانوں کے لئے مفید ہے یا نقصان رساں؟

ایسے نہیں۔ کہ لوگوں کی باتوں کو یوں ہی بغیر تحقیق قبول کر لیں۔ بلکہ لوگوں کو ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ میں کسی امر کے متعلق دیکھ بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ غرض آپ یہاں آئے۔ اور انشاء اللہ چند آیات تک قیام کریں گے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ اس کے بعد شملہ جائیں۔ پھر لاہور واپس آکر کراچی کے راستے سے بصرہ کو روانہ ہو جائیں گے۔ پھر بغداد۔ عراق۔ بیت المقدس وغیرہ مقامات کی زیارت کر کے مصر کو جائیں گے۔ ان کا مصر میں چھ ماہ قیام کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد یورپ کی راہ لیں گے۔

ملتان میں سقبہ ہاتھی، کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور

(۱۰)

ملتان :- ۲۸ اگست کو بذریعہ منادی اعلان کیا گیا۔ کہ انجمن نصرت اسلام ملتان چھاؤنی کی گراؤنڈ میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری وعظ فرمادینگے۔ ہندو تمام مسلمان صاحبان کو چاہیے۔ کہ وہ انجمن کے گراؤنڈ میں رات کے ۸ بجے تشریف لاکر تو اب دارین حاصل کریں۔ اس اعلان کو سکر مسلمانان چھاؤنی بخوق در بخوق ۸ بجے انجمن کے گراؤنڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ۸ بجے کا اعلان ہوا تھا۔ ۱۰ بجے تک پہلک چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مولانا کو دیکھتی رہی۔ لیکن وہاں کہاں مولانا تفریح طبع کے لئے چلے گئے تھے۔ ۱۰ بجے کے قریب جلسہ گاہ میں واپس آئے۔ حاضرین جلسہ سے آواز اٹھی۔ شاہ صاحب اب تو ۸ بجے کی بجائے ۱۰ بجے ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ یہ میرا تصور نہیں۔ بلکہ تنظیمین جلسہ کا ہے۔ خیر کرسی صدارت کو سیٹھ موسے صاحب نے زینت بخشی اور ایک حافظ صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد مولانا کھڑے ہوئے۔ اور وعظ کرنا شروع کیا۔ وعظ کیا

فاروق باب الجبسی کی مختصر

فہرست

تحقیقہ الوحی :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
 لاجواب اور پیغامیوں کے تنازعات کی فیصلہ کن
 کتاب - قیمت پانچ روپیہ :-
 انجام آئیم :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
 مشہور کتاب - قیمت دو روپیہ :-
 براہین احمدیہ چار جلد :- حضرت مسیح موعود علیہ
 السلام کی سب سے پہلی تصنیف انعامی دس ہزار -
 قیمت چار روپیہ :-
 الحق مباحثہ دہلی :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کا وہ تحریری مباحثہ جو حیات وفات مسیح پر مولوی
 بشیر بھوپالی سے بمقام دہلی ہوا تھا - قیمت ۶ روپیہ :-
 درمکون :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ
 پر معارف منظوم کلام جو حضور نے دعویٰ سے پیشتر
 زیب رثم فرمایا - قیمت صرف ایک روپیہ :-
 سیرت مسیح موعود :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ
 اللہ کی مرتبہ سوانح عمری حضرت اقدس مسیح موعود
 علیہ السلام - قیمت ۴ روپیہ :-
 ہستی باری تعالیٰ :- حضرت خلیفۃ ثانی ایڈہ اللہ کی
 ہستی باری تعالیٰ پر وہ محرکہ الاراء تقریر جو جلسہ سالانہ
 ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی - قیمت ایک روپیہ :-
 حق الیقین ردہ مفوات المناقین - ایک عالی
 شیعہ کی کتاب مفوات المسلمین کا ناقابل تردید جواب
 حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈہ اللہ بنصرہ نے رقم
 فرمایا - قیمت ۱۲ روپیہ :-
 تحفۃ الملوک :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ
 کا وہ مکتوب جو نظام حیدر آباد دکن کو تبلیغ احمدیت
 کے متعلق تحریر فرمایا - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ :-
 دعوتہ المامیر :- حضرت خلیفۃ ثانی کا وہ مکتوب گرامی
 جو دعوت احمدیت کے متعلق امان اللہ خاں کو اس وقت

طبع کر کے بھیجا گیا تھا جب کہ وہ شاہ کابل تھا -
 قیمت مجلد تین روپیہ :-
 اسلامی اصول کی فلاسفی :- حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کا وہ پر حقائق و معارف مضمون جو جلسہ اعظم
 مذاہب لاہور میں تمام مذاہب والوں کے مضمونوں پر
 غالب آیا - قیمت ۵ روپیہ :-
 حیات نور الدین :- حضرت خلیفہ اول نے خود
 لکھوائی اور آپ کی زندگی میں طبع ہو کر شائع ہوئی
 اب دوبارہ خوبصورت تقطیع پر چھاپی گئی ہے -
 قیمت ۱۰ روپیہ :-
 الواح الہدی :- اسلامی اخلاق - اسلامی تہذیب
 کا آئینہ - آیات قرآن و احادیث رسول کا مجموعہ - ہر
 مسلمان کے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل قیمت ۱۲ روپیہ :-
 خطبات نور :- حضرت نور الدین اعظم خلیفہ اول نے
 کے پر معارف خطبوں کا مجموعہ دو جلدوں میں قیمت
 ہر دو حصہ ایک روپیہ :-
 ملفوظات نور :- حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ
 عنہ کے کلمات طلیات جو وقتاً فوقتاً اخبار ہند میں
 چھپتے رہے - قیمت ۶ روپیہ :-
 قصائد احمدیہ :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 کے عربی اشعار و قصائد کا مجموعہ - قیمت ۱۲ روپیہ :-
 قتل مرتد :- امان اللہ مفرور والی کابل نے جو
 دو احمدیوں کو احمدیت کی وجہ سے سنگسار کیا تھا -
 اور ان کی شہادت پر جہلائے ہند نے بڑے بڑے
 لیے مضامین اخبارات میں لکھے کہ یہ کہا تھا کہ اسلام
 میں مرتد کی سزا قتل ہے - ان سب یادہ کو مصنفوں
 اور ملاؤں اور ایڈیٹروں کے جواب میں حضرت مولوی
 شیر علی صاحب بی - اے نے حکم حضرت خلیفہ ثانی
 ایڈہ اللہ بنصرہ یہ کتاب لکھی - جس میں قرآن شریف
 احادیث رسول کریم اور عمل خلفاء کرام وغیرہ سے
 ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا کہ شریعت اسلام
 میں کسی مرتد کی سزا قتل نہیں ہے - آخر کتاب اس
 تصنیف لطیف کا جواب ان سب جاہل ملاؤں
 اور ان کے معاونوں سے نہ بن پڑا - جو پہلے بڑے

جوش سے مرتد کی سزا قتل بتلاتے تھے - ہر ایک احمدی
 اس کتاب کا مطالعہ کرے - اور اس کے دلائل سے بخوبی
 واقف ہو جائے - قیمت ایک روپیہ :-
 المسیح الموعود :- حضرت مسیح موعود کی صداقت کی
 نئی دلیلیں نہایت زبردست - قیمت ۴ روپیہ :-
 مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی - مخالفین سلسلہ کے
 ان تمام اعتراضات کا جواب جو نکاح دلی پیشگوئی پر
 وہ آئے دن کرتے رہتے ہیں - قیمت ۳ روپیہ :-
 تحقیقہ الجنون :- حضرت مسیح موعود پر جو مرائی
 جنون و ما یخولیا کے اعتراض کئے جاتے ہیں - ان کا
 جواب - قیمت ۶ روپیہ :-
 بہائی مذہب کی حقیقت :- اس میں باہیوں اور
 کی خلاف اسلام تعلیمات و عقائد کا راز ان کی ہی مستند
 اور مسلمہ کتابوں سے کیا گیا ہے - قیمت ۱۰ روپیہ :-
 تنقید صحیح :- باہیوں نے جو بہانہ صریح ایک کتاب
 کسی احمدی سے فرخی مباحثہ کے طور پر شائع کی تھی اس
 کا دندان شکن اور قابل دید جواب خواجہ جلال الدین
 صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفہ کی قلم سے قیمت
 آئینہ حق سما :- مولوی ثناء اللہ امرت سری کے مایہ ناز
 رسالہ اتہامات مرزا کا مکمل مفصل مدلل جواب - بڑی
 ضخیم کتاب - قیمت صرف ایک روپیہ :-
 احمدیہ پاکٹ بک :- اس میں ۱۲ سو دلائل اور
 حوالجات صداقت اسلام و تصدیق مسیح موعود علیہ السلام
 و تردید مذاہب غیر اسلام و مخالفین میں جمع کر دیئے
 ہیں - ہر ایک احمدی اس کو ہر وقت اپنی جیب میں
 رکھے - تاکہ ہر سیدان میں اور ہر مذہب والے کے
 ساتھ وہ مقابلہ کر سکے - قیمت صرف ایک روپیہ :-
 حقائق شریف مترجم - حبیبی تقطیع پر یہ حقائق شریف مترجم
 طبع ہوئی ہے - جس کے اول مضامین قرآن مجید کی ایک مکمل
 فہرست ہے - اور ہر وقت جیب میں رکھی جاسکتی ہے -
 ہر دو جلد دو روپیہ چار آنہ :-
 پتہ
 منیجر فاروق باب الجبسی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رمبار الاسلامی پریس قادیان برقی پرنٹنگ پریس نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا